Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ط عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

بروز بدھ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۲/۲۷ | ۴ر جمادی الاول ۱۳۹۳ھ، ۶ر احسان ۱۳۵۲ھ، ۶ر جون ۱۹۷۳ء | نمبر ۱۲۶

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مَیں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہُوں کہ مَیں صادق ہُوں اور اُسی کی طرف سے آیا ہوں

اللہ تعالیٰ نے ہر قدم پر میری تائید و نصرت فرمائی اور لاکھوں انسانوں کے قلوب میں میری محبت ڈال دی ہے

"مَیں اللہ جلشانہٗ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مَیں اُس کی طرف سے ہوں۔ وہ خوب جانتا ہے کہ مَیں مفتری نہیں، کذّاب نہیں۔ اگر تم مجھے خدا تعالیٰ کی قسم پر بھی اور اُن نشانات کو بھی جو اُس نے میری تائید میں ظاہر کئے، دیکھ کر مجھے کذّاب اور مُفتری کہتے ہو تو پھر مَیں تمہیں خُدا تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں کہ کسی ایسے مفتری کی نظیر پیش کرو کہ باوجود اسکے ہر روز افتراء اور کذب کے جو وہ اللہ تعالیٰ پر کرے۔ پھر اللہ تعالیٰ اُس کی تائید اور نصرت کرتا جاوے۔ چاہیئے تو یہ تھا کہ اسے ہلاک کرے۔ مگر یہاں اسکے برخلاف معاملہ ہے۔ مَیں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مَیں صادق ہوں، اُس کی طرف سے آیا ہوں۔ مگر مجھے کذّاب اور مُفتری کہا جاتا ہے اور پھر اللہ تعالیٰ ہر مقدمہ اور ہر بلا میں جو قوم میرے خلاف پیدا کرتی ہے، مجھے نصرت دیتا ہے اور اُس سے مجھے بچاتا ہے اور پھر ایسی نصرت کی کہ لاکھوں انسانوں کے دِل میں میرے لئے محبّت ڈال دی۔ مَیں اِس پر اپنی سچائی کو حصر کرتا ہوں تم کسی ایسے مفتری کا نشان دے دو کہ وُہ کذّاب ہو اور اللہ تعالیٰ پر اُس نے افتراء کیا ہو اور پھر خدا تعالیٰ نے اس کی ایسی نصرتیں کی ہوں، اور اس قدر عرصہ تک اُسے زندہ رکھا ہو، اور اُس کی مُرادوں کو پُورا کیا ہو۔

بقینًا سمجھو کہ خدا تعالیٰ کے مُرسل ان نشانات اور تائیدات سے شناخت کئے جاتے ہیں جو خدا تعالیٰ اُن کے لئے دکھاتا اور اُن کی نصرت کرتا ہے۔ مَیں اپنے قول میں سچا ہوں۔ اور خدا تعالےٰ جو دِلوں کو دیکھتا ہے وہ میرے دل کے حالات سے واقف اور خبردار ہے۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۲۴۱، ۲۴۲)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۔ ۵ر احسان ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۔ ۵ر احسان ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:۔

سر اور بدن میں درد ہے۔ رات کھانسی بھی آتی رہی۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ آپ کو کامل صحت عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں برکت ڈالے۔ آمین

خاکسار کے والد محترم رائے غلام محمد صاحب منگلا کی آنکھ کا اپریشن ہوا ہے۔ وہ سرگودھا میں زیر علاج ہیں۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو کامل شفاء عطا فرمائے۔ آمین

(عزیز الرحمٰن منگلہ مربی سلسلہ احمدیہ مقیم سیالکوٹ)

---

۵۰ میل سائیکل ریس

مجلس صحت ربوہ کے پروگرام کے مطابق دوسری کُل ربوہ پچاس میل سائیکل ریس مورخہ ۸ر جون بروز جمعہ ہوگی۔

انصار و خدام سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ اس مقابلہ میں شامل ہوں۔

(سیکرٹری مجلس صحت ربوہ)

ہفتۂ قرآن مجید

۸ر جون تا ۱۵ر جون ۱۹۷۳ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے منشاء اور منظوری کے مطابق ہفتۂ قرآن مجید اس سال ۸ر جون سے شروع ہو رہا ہے۔ جماعتہائے احمدیہ کا فرض ہے کہ ہر جگہ یہ ہفتہ بہترین رنگ میں منایا جائے اور اجلاسوں کی رپورٹیں مرکز میں بھجوائی جائیں۔

اِس سلسلہ میں نظارت اشاعت و تالیف ربوہ کی طرف سے "فضائلِ قرآن مجید" پر تقریر مفت طلب فرمائیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن)

پبلشر:۔ مسعود احمد، پرنٹر:۔ سید عبد الحی، مطبع:۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقام اشاعت:۔ دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۶ ماہ احسان ۱۳۵۲ ہش

رحمتِ الٰہی کا ایک پوشیدہ پہلو

اللہ تعالیٰ جب اصلاحِ خلق کی غرض سے اپنے کسی مامور کو دنیا میں مبعوث فرماتا ہے تو اُس مامور من اللہ کا تین قسم کے لوگوں سے واسطہ ہوتا ہے۔ ایک تو وہ لوگ ہوتے ہیں جن کے اندر پہلے سے فطری سعادت موجود ہوتی ہے۔ وہ مامور من اللہ کو دیکھتے ہی یا اس کا پیغام سنتے ہی اُسے شناخت کر لیتے اور اُس پر ایمان لے آتے ہیں اور پھر مامور من اللہ کی قوتِ قدسیہ کے زیرِ اثر نیکیوں میں ترقی کر کے دنیا میں حق کی اشاعت میں منہمک ہو جاتے ہیں۔ دوسرے وہ لوگ ہوتے ہیں جن کے اندر سعادت تو ہوتی ہے لیکن وہ اس مرتبہ کو پہنچی ہوئی نہیں ہوتی کہ وہ مامور من اللہ کو پہچان کر اُس پر ایمان لے آئیں۔ وہ نہ مامور من اللہ کی مخالفت کرتے ہیں اور نہ ہی اُس کی آواز پر کان دھرنے کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اس لئے وہ قبولِ حق کی سعادت سے محروم رہتے ہیں۔ تیسرے وہ لوگ ہوتے ہیں جو سرے سے فطری سعادت سے ہی محروم ہوتے ہیں۔ وہ نہ صرف یہ کہ مامور من اللہ کی دعوت کو قبول نہیں کرتے بلکہ اس کی مخالفت پر آمادہ ہو کر اُسے اور اس پر ایمان لانے والوں کو طرح طرح کے دُکھ دینے اور اذیتیں پہنچاتے ہیں حتیٰ کہ وہ اُسے اس کے مشن میں ناکام بنانے میں ایڑی چوٹی بلکہ ناخنوں تک کا زور لگاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ان تینوں قسم کے لوگوں کا ذکر کیا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے:-

فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ ۚ وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ۚ وَمِنْهُمْ سَابِقٌۢ بِالْخَيْرٰتِ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ ۝

(فاطر آیت ۳۳)

پس ان میں سے کوئی آدمی تو ایسا ثابت ہوا جو اپنی جان پر انتہائی ظلم کرنے والا تھا اور کوئی ان میں سے ایسا نکلا جو درمیانی چال چلنے والا تھا اور کوئی ایسا نکلا جو نیکیوں میں اللہ کے حکم سے دوسروں سے آگے بڑھنے والا تھا۔ نیکیوں میں آگے بڑھنا اللہ کے بہت بڑے فضل پر دلالت کرتا ہے۔

اس آیۂ کریمہ کی رُو سے وہ لوگ جو مامور من اللہ کو دیکھتے یا اس کی دعوت کو سنتے ہی اس پر ایمان لے آتے ہیں اور پھر نیکیوں میں ترقی کرتے چلے جاتے ہیں سَابِقٌ بِالْخَيْرٰتِ کے زمرہ میں شامل ہوتے ہیں اس طرح وہ اللہ تعالیٰ کے بہت بڑے فضل کے مورد بنتے ہیں۔ مُقْتَصِد وہ لوگ ہوتے ہیں جو نہ ایمان لاتے ہیں اور نہ ہی مخالفت کرتے ہیں۔ وہ ایک طرح سے بے تعلق رہتے ہیں۔ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ سے مراد وہ لوگ ہیں جو نہ صرف مامور من اللہ کی صداقت کا انکار کرتے ہیں بلکہ مخالفت پر کمربستہ ہو کر ایمان لانے والوں پر مظالم ڈھانے میں کوئی کسر اُٹھا نہیں رکھتے۔ وہ دراصل یہ مظالم خود اپنے نفسوں پر ڈھا رہے ہوتے ہیں۔ کیونکہ ان کے عوض وہ خدا تعالیٰ کی ناراضگی مول لے رہے ہوتے ہیں جو انتہائی گھاٹے اور خسارہ کا سودا ہے۔ الغرض جب بھی خدا تعالیٰ کا کوئی مامور مبعوث ہوتا ہے تو ابتداءً اس کا واسطہ ان تین قسم کے لوگوں سے ہی پڑتا ہے۔

ان میں سے ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ کے مصداق تو ہوتے ہی ہیں اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ازلی محروم۔ البتہ ضرورت اس امر کی ہوتی ہے کہ جو لوگ مُقْتَصِد کے زمرہ میں ہیں ان کی فطری سعادت کو جو دبی ہوئی ہوتی ہے اُبھارا جائے تاکہ انہیں حق کی طرف توجہ پیدا ہو اور وہ قبولِ حق کی سعادت سے بہرہ ور ہوں۔ اللہ تعالیٰ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ قسم کے لوگوں کی مخالفت کو مُقْتَصِد قسم کے لوگوں کی توجہ حق کی طرف پھیرنے کا موجب بنا دیتا ہے۔ اس طرح وہ مخالفینِ حق کی اندھی اور ظالمانہ مخالفت کے نتیجہ میں تحقیقِ حق کی طرف متوجہ ہو کر بالآخر قبولِ حق کی سعادت سے بہرہ ور ہو جاتے ہیں۔ سو گویا مخالفینِ حق کی اندھی اور ظالمانہ مخالفت مامور من اللہ اور اس پر ایمان لانے والوں کیلئے ظاہری لحاظ سے تکلیف کا موجب تو ہوتی ہے لیکن اس میں بھی ان کے لئے اللہ تعالیٰ کی رحمت کا ایک پہلو پوشیدہ ہوتا ہے۔ اسی لئے وہ ان کی مخالفت اور ظلم و استبداد سے ہراساں نہیں ہوتے بلکہ خوش ہوتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس مخالفت اور اس ظلم و استبداد کو بہتوں کے لئے قبولِ ہدایت کا ذریعہ بنا دیگا اور اس طرح حق دنیا میں پھیلتا اور غالب آتا چلا جائے گا۔

چنانچہ جب اس آخری زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام احیاءِ دینِ اسلام کی غرض سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبعوث ہوئے تو آپ کا بھی ان تین قسم کے لوگوں سے واسطہ پڑا۔ جہاں نیک فطرت لوگ جن کے لئے سابق بالخیرات بننا مقدر تھا اوائل ہی میں آپ پر ایمان لے آئے وہاں ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ قسم کے لوگوں نے آپ کی مخالفت پر کمر باندھ لی اور انہوں نے آپ کی مخالفت میں اس قدر ایڑی چوٹی کا زور لگایا کہ خدا کی پناہ۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اُن کی اس مخالفت کو اشاعتِ حق کا ایک ذریعہ بنا دیا اور وہ اس طرح کہ جو لوگ مقتصدین کے زمرہ میں شامل تھے وہ اس مخالفت کے نتیجہ میں حق کی طرف مائل اور رفتہ رفتہ قبولِ حق کی سعادت سے بہرہ ور ہوتے چلے گئے۔ خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس حقیقت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:-

"ہم کو جس قدر تکالیف دی گئی ہیں اور جس قدر سب و شتم کیا گیا ہے یہ ہماری تبلیغ کے لئے ذریعہ ہو گیا ہے۔ جیسے جس قدر گرمی شدت سے ہو برسات بھی اسی نسبت سے زیادہ ہوتی ہے۔ عرب کے لوگ عیش و عشرت اور ناپاک خواہشوں اور فعلوں میں مستغرق تھے۔ انہیں مذہب اور مذہبی مباحثات سے کیا کام تھا۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابل میں یوں کھڑے ہو گئے جیسے کوئی بڑا عاشق مذہب دیندار ہوتا ہے۔ یہ سب کچھ اس لئے تھا کہ اس شور سے ساری قوموں میں جلد جلد آپ کی دعوت پھیل جائے۔ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بڑی تکالیف دیں مگر آخر وہی ہوا جو خدا تعالیٰ کا منشاء تھا۔ اسی طرح پر یہاں دیکھ لو کہ کس قدر زور شور سے مخالفت ہوئی اور ہو رہی ہے۔ بہت سے لوگ ہیں جو بدعات اور بدکاریوں میں مبتلا ہیں، اکثر ہیں جو کنجریوں کے پیر بنے ہوئے ہیں اور بھنگ، چرس، مدک، تاڑی، گانجا، شراب وغیرہ پیتے ہیں، بدوضع یہ ہوتے ہیں مگر کوئی ان سے تعرض نہیں کرتا۔ برخلاف اس کے ہماری اس قدر مخالفت کی جاتی ہے کہ ایک چھوٹے سے مسئلہ وفات و حیاتِ مسیح پر وہ شور اٹھایا گیا جس کی حد نہیں رہی۔ قتل کے فتوے دیئے گئے۔ اس میں راز یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سلسلہ کی اشاعت چاہتا ہے۔" (ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۳۵۹)

پس ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ قسم کے لوگوں کی طرف سے حق کی اندھی اور ظالمانہ مخالفت میں بھی رحمتِ الٰہی کا ایک پہلو پوشیدہ ہوتا ہے اور وہ یہ کہ اس مخالفت کے شور کی وجہ سے مُقْتَصِد قسم کے لوگ حق کی طرف متوجہ ہونے لگتے ہیں اور تحقیق کے بعد یا کسی نشانِ آسمانی کا مشاہدہ کرنے پر حق کو قبول کر لیتے اور اُن خوش نصیبوں میں آ شامل ہوتے ہیں جنہیں اللہ کے فضل نے سابق بالخیرات بنانے کے لئے پہلے سے منتخب کیا ہوا ہوتا ہے۔ اس طرح ان لوگوں کی مخالفت اور مظالم ڈھانے میں ان کی شقاوت بجائے خود حق کی اشاعت کا ایک ذریعہ بن جاتی ہے اور حق انتہائی شدید مخالفت کے علی الرغم دنیا میں پھیلتا اور غالب آتا چلا جاتا ہے حتیٰ کہ خود مخالفین کے عاجز آنے اور حق قبول کر لینے کے بعد حق کا غلبہ ہر لحاظ سے مکمل ہو جاتا ہے۔ اُس وقت حق کی مخالفت کا اور اس مخالفت کی آگ بھڑکانے والوں کا نام و نشان بھی باقی نہیں رہتا۔

درخواستِ دُعا

برادرم مستری عبدالحمید صاحب محلہ دارالیمن وسطی ربوہ کی اہلیہ صاحبہ کا اپریشن مورخہ ۱۲ جون ۱۹۷۳ء کو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ہو رہا ہے۔ اپریشن کی کامیابی اور صحتِ کامل کے لئے درخواست دعا ہے۔

(قمر احمد رحیم حلقہ دارالیمن وسطی ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جملہ ادیانِ عالم پر اسلام کا غلبہ

مکرم مولانا غلام احمد صاحب فرخ مبلغ جزائر فجی

نوٹ :- یہ مضمون ریڈیو فجی سے نشر کیا گیا

برادران! آپ نے تلواروں اور بندوق تفنگ اور دیگر جنگی اسلحہ کے معرکے اور مقابلے تو بہت سنے ہوں گے آج میں آپ کو مذہبی مقابلے کے میدان میں لے جانا چاہتا ہوں جو محض علمی رنگ میں امن اور محبت کی فضا میں ہوا۔ جس کا طرۂ امتیاز یہ تھا کہ صرف اپنے اپنے مذہب کی خوبیاں اور سچائیاں پیش کرنی ہونگی اور دوسرے مذہب پر کوئی اعتراض اور حملہ نہیں کیا جائے گا۔ میں امید کرتا ہوں کہ آپ اس پُرامن مقابلہ کی حسین یاد سے محظوظ ہوں گے۔

۱۸۹۶ء کی بات ہے جب انڈیا متحد تھا اور پاکستان اور بھارت کی موجودہ مشکل ابھی وجود میں نہیں تھی۔ لاہور کے مشہور تاریخی شہر میں ایک مذہبی کانفرنس منعقد کرنے کا انتظام کیا گیا جس کو "جلسہ اعظم مذاہب" کا نام دیا گیا۔ اس کانفرنس کا انعقاد کرنے والے ایک صاحب سادھو شوگن چندر نامی تھے جو برہمو سماج تحریک سے تعلق رکھتے تھے۔ اس سلسلہ میں ایک کمیٹی بنائی گئی جس کے پریذیڈنٹ سر دوگا پرشاد اور سیکرٹری لالہ دھنپت رائے بی اے ایل ایل بی پلیڈر تھے۔ کانفرنس میں تقریروں کے لئے یہ پانچ سوال تجویز کئے گئے۔

اوّل۔ انسان کی جسمانی، اخلاقی اور روحانی حالتیں۔

دوم۔ انسان کی دنیوی زندگی کے بعد کی حالت

سوم۔ دنیا میں انسان کی ہستی کی غرض کیا ہے اور وہ غرض کس طرح پوری ہو سکتی ہے۔

چہارم۔ کرم یعنی اعمال کا اثر دنیا اور عاقبت میں کیا ہوتا ہے۔

پنجم۔ علم یعنی گیان کے ذرائع کیا کیا ہیں

ہر مذہب و ملت کے مسلّمہ عالموں کو دعوت دی گئی کہ وہ ان سوالات کے جوابات میں تقریر کریں۔ ہر مذہب کی طرف سے دو دو تین تین نمائندے منتخب کئے گئے چنانچہ عیسائیوں، آریوں، سناتن دھرمیوں، برہمو سماجیوں، سکھوں، تھیاسافیکل سوسائٹی والوں اور فری تھنکروں کی طرف سے نمائندے مقرر ہوئے۔ اسلام کی طرف سے بھی چند نمائندے مقرر ہوئے جن میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کو بھی دعوت دی گئی۔ اس کانفرنس میں تقریر کرنے والوں کو یہ ہدایت خاص طور پر دی گئی کہ وہ ان سوالات کے جواب میں صرف اپنی مسلمہ کتاب سے اپنے مذہب کی تعلیم پیش کریں دوسرے مذہب کے متعلق کوئی حملہ نہ کریں۔ گویا ایک نہایت خوشگوار محبت، آشتی اور امن کے ماحول میں یہ کانفرنس منعقد کی گئی۔ کانفرنس کی تاریخیں ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر مقرر کی گئیں اور انجمن حمایت اسلام کا وسیع ہال کانفرنس کے لئے حاصل کیا گیا۔ سارے ملک میں اشتہاروں اور اخباروں کے ذریعہ اس کانفرنس کی شہرت عام کر دی گئی اور شرکت کی عام دعوت دی گئی۔

حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کو سوامی شوگن چندر صاحب نے قادیان جا کر کانفرنس کا اشتہار دینے سے قبل اس میں شامل ہونے کی دعوت دی۔ آپ نے اسے قبول فرما لیا۔ آپ نے جناب الٰہی میں دعا کی کہ وہ آپ کو ایسے مضمون کا القا کرے جو کانفرنس کی تمام تقریروں پر غالب رہے۔ اس کے بعد آپ نے کانفرنس کے لئے مضمون لکھا اور ۲۱ دسمبر ۱۸۹۶ء کو ایک اشتہار لکھا جس میں آپ نے تحریر فرمایا:-

"جلسہ اعظم مذاہب جو لاہور ٹاؤن ہال میں ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۸۹۶ء کو ہوگا اس میں اس عاجز کا ایک مضمون قرآن شریف کے کمالات اور معجزات کے بارے میں پڑھا جائیگا یہ وہ مضمون ہے جو انسانی طاقتوں سے برتر اور خدا کے نشانوں میں سے ایک نشان اور خاص اس کی تائید سے لکھا گیا ہے اس میں قرآن شریف کے وہ حقائق اور معارف درج ہیں جن سے آفتاب کی طرح روشن ہو جائیگا کہ درحقیقت یہ خدا کا کلام اور رب العالمین کی کتاب ہے اور جو شخص اس مضمون کو اول سے آخر تک یا پانچوں سوالوں کے جواب میں سنے گا۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ ایک نیا ایمان اس میں پیدا ہوگا اور ایک نیا نور اس میں چمک اٹھے گا اور خدا تعالیٰ کے پاک کلام کی ایک جامع تفسیر اس کے ہاتھ آجائیگی میری تقریر اسی تفسیر پر مشتمل ہے جو پاک اور لاف و گزاف سے منزہ ہے ..... مجھے خدائے علیم نے الہام سے مطلع فرمایا ہے کہ یہ وہ مضمون ہے جو سب پر غالب آئیگا اور اس میں سچائی اور حکمت اور معرفت کا وہ نور ہے جو دوسری قومیں بشرطیکہ حاضر ہوں اور اس کو اول سے آخر تک سنیں شرمندہ ہو جائیں گی ..... کیونکہ خدا تعالیٰ نے الہاماً فرمایا ہے کہ اس روز اس پاک کتاب کا جلوہ ظاہر ہوا میں نے عالم کشف میں اس کے متعلق دیکھا کہ میرے محل پر غیب سے ایک ہاتھ مارا گیا اور اس ہاتھ کے چھونے سے اس محل سے ایک نور ساطع نکلا جو اردگرد پھیل گیا اور میرے ہاتھ پر بھی اس کی روشنی پڑی تب ایک شخص جو میرے پاس کھڑا تھا وہ بلند آواز سے بولا اللّٰہُ اَکْبَرُ خَرِبَتْ خَیْبَرُ اس کی یہ تعبیر ہے کہ اس محل سے میرا دل مراد ہے جو جائے نزول و حلول انوار ہے اور اور وہ قرآنی معارف ہیں اور خیبر سے مراد تمام مذاہب ہیں جن میں شرک اور باطل کی ملونی ہے اور انسان کو خدا کی جگہ دی گئی یا خدا کی صفات کو اپنے کامل محل سے نیچے گرا دیا ہے سو مجھے جتلایا گیا ہے کہ اس مضمون کے خوب پھیلنے کے بعد جھوٹے مذہبوں کا جھوٹ کھلا جائیگا اور قرآنی سچائی دن بدن زمین پر پھیلتی جائیگی جب تک کہ اپنا دائرہ پورا کرے"

حضرت اقدس علیہ السلام کا یہ اشتہار لاہور اور ملک کے دوسرے شہروں میں کانفرنس کے کئی روز پہلے شائع کر کے گھر گھر پہنچا دیا گیا۔

جب کانفرنس کی تاریخ آئی اور جلسہ شروع ہوا تو تمام مذاہب کے نمائندوں نے اپنی اپنی باری پر تقریریں کیں جب حضرت اقدس کی باری آئی تو آپ کے ایک مخلص مرید حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کھڑے ہوئے اور انہوں نے حضور کی لکھی ہوئی تقریر پڑھنی شروع کی۔ اس تقریر کو سننے کے لئے اس کثرت سے لوگ آئے کہ ہال میں جگہ نہ رہی۔ مختلف مذاہب و ملل اور مختلف سوسائٹیوں کے معتمد یا اور ذی علم لوگ موجود تھے۔ اگرچہ کرسیاں، میزیں اور فرش نہایت ہی وسعت کے ساتھ بچھایا گیا تھا مگر سینکڑوں آدمیوں کو کھڑا ہونے کے سوا اور کچھ بن نہ پڑا۔ ان کھڑے ہوئے لوگوں میں بڑے بڑے رؤسا اور علماء و فضلاء بیرسٹر، پروفیسر اور ڈاکٹر غرضیکہ اعلیٰ طبقہ کے مختلف ذہنوں کے ہر قسم کے لوگ موجود تھے۔ سامعین پر اس تقریر کا ایسا اثر ہوا کہ گویا محویت اور وجد کا عالم طاری تھا اور ان کو پانچ چار گھنٹے کھڑا رہنا پڑا۔ جب مجوزہ وقت جو اس تقریر کے لئے مقرر تھا گذر گیا اور مضمون ابھی باقی تھا تو لوگوں نے متفقہ آواز سے کہا کہ اس مضمون کے لئے جلسہ کا ایک روز دن بڑھایا جائے چنانچہ ۲۹ دسمبر کا دن زیادہ کیا گیا مگر پھر بھی تقریر کا جب معینہ وقت گذر گیا اور مضمون ختم نہ ہوا تو سامعین نے بالاتفاق درخواست دی کہ اسے اور وقت دیا جائے کیونکہ ہم اسے آخر تک سننا چاہتے ہیں۔ چنانچہ پروگرام کی حدود کو توڑ کر اسے اور وقت دیا گیا اور اس طرح لوگوں کی تحسین و آفرین کے نعروں میں یہ تقریر ختم ہوئی۔ اس مضمون کی ملک بھر میں دھوم مچ گئی۔ ہر طرف اس کے چرچے تھے اور ہر ایک کی زبان پر یہی تھا کہ مضمون سب پر غالب اور بالا رہا۔ اس کا اعتراف نہ صرف لاہور کے موقر اور کثیر الاشاعت اخبار سول اینڈ ملٹری گزٹ نے بلکہ بیس کے قریب اخبارات نے کیا اور بڑے نمایاں انداز میں اس کی خبر شائع کرتے ہوئے حضرت

باقی ص

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حسن ازل ــــ اور ــــ اس کی جلوہ گری

(از مکرم چیاں غلام رسول صاحب اعوان ملاک ڈی ڈیرہ غازی خان)

قرآن کریم میں ہے "اللہ نور السمٰوات والارض" یعنی اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین کا نور ہے۔ دوسرے لفظوں میں وہ سراپا حسن و نور ہے۔ اور اس کی صفات بھی حسین ہیں کائنات کے ذرہ ذرہ میں اس کے حسن کی جلوہ گری ہے پہاڑ ہوں یا کہسار دریا ہوں یا آبشار۔ سرسبز ہوں یا جو ثمار پھلدار کھیت ہوں یا درختان میوہ دار غرض اس جہان مرغ و ماہی میں ہر طرف اس کے حسن کے جلوے ہی جلوے ہیں۔ اور وہ ہر آن اپنی صفات کے ذریعہ آشکار ہے کسی نے صحیح کہا ہے۔

ہزار دل صورتیں ہیں تیرے حسن نازنیں کی
کہیں گفتار بن جاتے کہیں رفتار ہو جاتے

ادھر انسانی فطرت میں اس نے حسن ازل کی تلاش اور جستجو کا مادہ رکھ دیا ہے۔ اس کا جذبۂ جمال پسندی اسے مجبور کرتا ہے۔ کہ وہ حسن فطرت کو دیکھے اور اس محبت کرے۔ کروڑوں کروڑ انبیاء۔ صلحاء اور عارفین نے خدا تعالیٰ کے حسن کے جلوے دیکھے اس کی جھلکیاں سے مشرف ہوئے۔ اور اس کی محبت میں فنا ہو گئے۔ وہ دنیا میں رہے۔ لیکن ان کی دنیا الگ تھی۔ ان کا اوڑھنا اور بچھونا خدا تعالیٰ کی محبت تھی اور یہ صحیح ہے کہ خدا تعالیٰ کی محبت کے سامنے دنیا جہان کی نعمتیں اور لذتیں ہیچ ہیں۔ جنت تو اللہ تعالیٰ کے قرب کا نام ہے۔ محبوب راضی ہو۔ اور اس سے راز و نیاز ہو۔ تو یہی جنت ہے۔ حدیث میں آتا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ سے محبت کرنے والوں کو جنت میں خدا تعالیٰ کا دیدار یا اس کی ہم کلامی کی نعمت نہ ملی تو وہ اس جنت کو بھی چھوڑ دینے کی استدعا کریں گے۔ غالب نے سچ کہا ہے۔

ہم پتے ہیں جو بہشت کی تعریف سب درست
لیکن خدا کرے وہ تیری جلوہ گاہ ہو

اور یہ بھی صحیح ہے کہ اللہ والوں کو اس کی مخلوق سے بھی محبت ہوتی ہے۔ کیونکہ جس چیز کا محبوب کی ذات سے تعلق ہو وہ بھی محبوب ہوتی ہے۔ اور اس سے اسے اپنے محبوب کی خوشبو آتی ہے۔ کہتے ہیں کہ مجنوں لیلیٰ کے گھر کے کتے کو بھی پیار کرتا تھا۔ کہ یہ بھی اس سے نسبت رکھتا ہے۔ اور یہ حقیقت ہے کہ عشق کی ساری کیفیتیں تو محبوب کی یاد سے وابستہ ہوتی ہیں جو چیز دوست کی یاد دلائے۔ اس کے غم کو تازہ کر دے۔ اس کی اداؤں کی غماز بن جائے۔ وہی عشق کی نگاہ میں مرغوب و مطلوب ہوتی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ کو حضور سے عشق تھا۔ اور وہ اتنا بڑھا ہوا تھا۔ کہ حضور کے وضو کے پانی کو اپنی آنکھوں میں لگاتے اور سینہ پر ملتے تھے۔ حضور کے لبس خوردہ کے لئے بے تاب رہتے تھے۔ یہ عشق اس وجہ سے تھا۔ کہ انہوں نے حسن ازل کی جلوہ گری اس وجود میں دیکھ لی تھی وہ وجود اللہ تعالیٰ کی صفات کا مظہر اتم تھا۔ اس میں انہیں وہی حسن وہی ادائیں نظر آئیں وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور رحمانیت کا پیکر مجسم عفو و درگزر کا شاہکار۔ مخلوق کی ہمدردی اور شفقت میں سراسر گداز اور ان کے لئے خیر خواہی اور غم خواری کا مکمل مجسمہ تھا۔ غرض اللہ تعالیٰ کی ہر صفت۔ غفاری۔ ستاری۔ کریمی۔ روفی اور رحیمی اس وجود میں پورے شان سے جلوہ گر تھی۔ اسی لئے تو وہ حسن ازل کے عاشق تھے۔ بیشتر صحابہ اپنے گھر بار اور وطن چھوڑ کر اصحاب الصفہ بن گئے۔ اور ان کی غذا صرف اور صرف دید و دوست تھی۔ حسن حقیقی نے انہیں اپنے جلووں کے لئے روک رکھا تھا۔ ان کو دنیا کے کاروبار سے ہٹا کر اپنے لئے خاص کر لیا تھا۔ دید و دوست سے ایک لمحہ کے لئے دوری ان کے نزدیک ایسی قضا تھی۔ جو پھر کسی صورت ادا نہ ہو سکتی تھی۔ اس ذات کے لئے مر کٹنا اپنی سعادت اور خوش بختی سمجھتے تھے۔ اور اس راہ میں شہید ہو جانا ان کے لئے مراد کو پہنچ جانا تھا۔ حسن صرف پرستش ہی نہیں چاہتا۔ اطاعت بھی چاہتا ہے۔ غرض صحابہ نے اطاعت اخلاص اور وفا میں ایسا اعلیٰ نمونہ دکھلایا جس کی نظیر ملنی مشکل ہے۔

پھر اسی حسن ازل کی جلوہ گری اور اسی شان سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وجود میں نظر آئی اور پھر اس نے اسی طرح اپنے عاشق اور شیدائی پیدا کئے۔ جنہوں نے صحابہ والے کام دکھلائے۔ اسی طرح کے اصحاب الصفہ بنے جو اپنے گھر بار اور وطن کو چھوڑ کر دیار محبوب میں دھونی رما کر بیٹھ گئے۔ ان کا کام سوائے تعمیل ارشاد کے اور کچھ نہ تھا۔ وہ اس شہ کے بھوکے اور گفتار کے پیاسے تھے۔ ان میں سے بعضوں نے جانیں دے دیں۔ بعض اس عشق کی وجہ سے دکھ دیئے گئے اور ستائے گئے۔ بعض اولاد اور اعتماد سے بے نصیب کئے گئے۔ اور بعضوں نے اپنے تمام مال و املاک در حبیب پر نچھاور کر دیئے اور یہی سمجھا کہ اسی عشق کا حق ادا نہیں ہوا۔ یہ سب کچھ اس وجہ سے تھا۔ کہ انہوں نے اس ذات میں حسن حقیقی کو پا لیا۔ گویا ان کو سبھی کچھ مل گیا۔ ان کا معاملہ "تم کیا ملے۔ کہ دونوں جہان مل گئے مجھے" والا تھا۔ اس کے بعد انہوں نے اور کسی چیز کی خواہش ہی نہ کی۔ اور اسی ذات کے ہو گئے

پا لیا سب کچھ نگاہ یار میں
مے کشوں نے توڑ کر جام و سبو

گویا ان کی روح اس حسن کا طواف کرتی تھی۔ جیسے پروانہ شمع کے گرد چکر لگاتا ہے۔ ان کے لئے بارگاہ جمال سے ایک لحظہ کے لئے دوری گناہ تھی۔ حضرت مولوی نور الدین رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ

"مجھے وہ ملا ہے۔ جو تیرہ سو برس آرزو کرنے والوں کو نہیں ملا۔ پھر میں ایسی بے بہا دولت کو چھوڑ کر چند روزہ دنیا کے لئے مارا مارا پھروں۔ میں سچ کہتا ہوں کہ اگر مجھ کو ایک ہاتھ یا ایک کروڑ روپیہ بھی یومیہ دیوے اور قادیان سے باہر رکھنا چاہے۔ میں نہیں رہ سکتا۔ اب میں تمام دوسری ضرورتوں کو ایک وجود پر قربان کرتا ہوں۔"

اور زبان حضرت مسیح موعود ان کی حالت اس شعر کے مصداق تھی۔

یک قدم دوری ازاں عالی جناب
نزد ما کفر است خسران و تباب

غرض ان عاشقان زار کے جذبۂ فدائیت اور للّٰہیت کی پوری تصویر قلم سے کھینچنا ممکن نہیں۔ اس کیفیت اور لذت کا وہی اندازہ لگا سکتے ہیں جنہیں یہ فیض صحبت ملی تھی۔ حضرت منشی ظفر احمد صاحب حضور کے عاشق زار تھے۔ یہ عشق انہیں اکثر و بیشتر کپورتھلہ سے قادیان لے جاتا۔ اور جب حضور کی صحبت اور قرب میسر ہوتا تو دنیا و مافیہا کو بھول جاتے۔ گھر واپس جانے کا نام نہ لیتے اور یہ سچ ہے کہ جب حسن و عشق میں شیدہ دل کو قرار آ جاتا ہے۔ پھر جدائی ناقابل برداشت ہو جاتی ہے۔ فرماتے ہیں۔ کہ ایک دن میں قادیان تھا۔ حضور مسجد اقصیٰ میں تقریر فرما رہے تھے مجھے اچانک درد گردہ شروع ہو گئی۔ میں سخت بے زار تھا۔ حضور کی نظر مجھ پر پڑ گئی۔ معلوم کر لیا کہ تکلیف ہے۔ اور جب میری تکلیف زیادہ بڑھی تو میں وہاں سے اٹھ کر مکان پر چلا آیا۔ حضور نے مولوی نور الدین صاحب کو بھیجا کہ جا کر دوائی دیں۔ ان دنوں میں چراغ الحق صاحب کے مکان پر ٹھہرا ہوا تھا۔ مولوی صاحب کی دوائی سے آرام نہ آیا۔ تھوڑی دیر کے بعد حضور خود تشریف لائے۔ مجھے دیکھا اور دوا دی۔ پھر دو تین دفعہ گھر سے دوائی بنا کر لائے۔ فرمایا کہ مجھے سیڑھیوں پر چڑھتے ہوئے تکلیف ہوتی ہے۔ آپ وہاں آ جائیں۔ مجھے مولوی عبد اللہ صاحب سنوری ساتھ لے کر چلے۔ جب میں سیڑھیوں پر پہنچا۔ دو دفعہ دعا کی۔ منشی عبد اللہ صاحب نے کہا کہ میں بتاؤں کہ آپ نے کیا دعا کی تھی۔ میں نے کہا ہاں۔ کہا۔ کہ آپ نے یہ دعا کی ہے۔ کہ بیماری لمبی ہو جائے۔ جلدی آرام نہ ہو۔ حضور کی تیمارداری کا لطف اٹھاؤں۔ میں نے کہا واقعی یہی دعا تھی۔ جب ہم اندر گئے تو حضور کھانا کھا رہے تھے۔ سالن۔ دال۔ مولی۔ اور سرکہ۔ ہم نے ریزے اٹھائے۔ اور کھائے۔ حضور ہنستے رہے۔ تھوڑی دیر کے بعد آرام آ گیا۔ حالانکہ وہ ریزے میرے لئے مضر تھے۔ اسہال کی دوائی لی ہوئی تھی۔ اتنے میں ظہر کی اذان ہوئی حضور نماز کے لئے چلے گئے۔ ہم بھی پیچھے نماز میں شامل ہوئے۔ جب نماز کے بعد سلام پھیرا تو مجھے دیکھا اور نبض بھی دیکھی۔ فرمایا اب تو آرام ہے میرا بخار بھی اتر گیا تھا۔ لیکن میں نے کہا حضور بخار اب باہر نہیں اندر ہے۔ اس پر ہنس کر فرمایا کہ اچھا آپ اندر آ جائیے۔ غرض میں ایک دو دن اندر حضور کی تیمارداری کے مزے لیتا رہا۔ اور میری بیماری میرے کام آ گئی۔

تم پاس تھے تو درد جگر میں کمی رہی
دل میں تمہارے جلووں سے تابندگی رہی
جب تک تمہاری یاد کا دل میں گذر رہا
ہر غم سے بے نیاز مری زندگی رہی

پس ان صحابہ کرام کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مبارک وجود میں حسن ازلی نظر آیا۔ اسی لئے وہ اس پر فدا ہو گئے۔ دراصل یہ حسن حقیقی کی تجلی تھی۔ جو اپنا کام کر گئی۔ یہ حسن کی رحمت ہے۔ کہ وہ اپنی تجلی کیلئے وادی ایمن کو چنے۔ یا طور کی پہاڑی کو۔ یا عاشقوں کے قلب و جگر کو۔ یہ حسن کا کام ہے۔ کہ جہاں چاہے۔ اور جسے چاہے۔ سرفراز کرے۔ جس کو حق آنکھ والا ہی دیکھ سکتا ہے کور چشموں کو وہ حسن نظر نہیں آتا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام کا غلبہ بقیہ ص ۳

مسیح موعود علیہ السلام کو خراج تحسین ادا کیا اور اس مضمون کی تعریف میں کالم کے کالم بھر دیئے برادران آپ غور فرمائیں کہ کس قدر عظیم الشان فتح ہے جو اسلام کو نصیب ہوئی۔ ایک کانفرنس سے پہلے سے سوالات مقرر کر کے مشہور کر دیئے جاتے ہیں سارے مذہبوں کے قابل ترین نمائندے اپنے اپنے مذہب کی تعلیم پیش کرتے ہیں۔ آریہ عیسائی سناتن دھرم بدھ سکھ اور غیر احمدی مسلمان سب ہی میدان میں آتے ہیں۔ اور حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ السلام بانی سلسلہ احمدیہ اسلام کی طرف سے ایک مضمون پیش کرتے ہیں۔ اور پہلے سے بذریعہ اشتہار اعلان کر دیتے ہیں کہ

"میرا مضمون سب پر غالب رہے گا۔"

اور پھر دوست و دشمن، اپنے بیگانے مسلم غیر مسلم اپنے قول و فعل سے اس بات کا برملا اقرار کرتے ہیں کہ واقعی یہ مضمون سب پر غالب رہا۔ کیا یہ عظیم الشان فتح نہیں؟

برادران! یہ مضمون نہ صرف انگریزی میں ترجمہ ہو کر "لائف آف اسلام" کے نام سے شائع ہو چکا ہے بلکہ دنیا کی تمام بڑی بڑی زبانوں میں اس کے تراجم ہو چکے ہیں اور اس کے ذریعہ تبلیغ اسلام میں بہت بڑی مدد ملی ہے یورپ اور امریکہ کے لوگ جب یہ کتاب پڑھتے ہیں تو عش عش کر اٹھتے ہیں۔

یہ کتاب اسلام کی صداقت کا ایک زندہ و تابندہ نشان ہے ہر طالب حق اس سے آج بھی فائدہ اٹھا سکتا ہے اس کی خاص خوبی یہ ہے کہ اس میں کسی دوسرے مذہب پر حملہ نہیں کیا گیا بلکہ محض اسلام کی خوبیاں اور کمالات بیان کئے گئے ہیں اور تمام سوالات کے جوابات قرآن کریم ہی سے دیئے گئے ہیں اور ایسے طور پر دیئے گئے ہیں کہ جن سے اسلام کا احسن۔ اکمل ارفع اور اعلیٰ ہونا بڑی شان سے ثابت ہوتا ہے۔

غلام احمد خان
مبلغ جزائر فجی۔

قائدین خدام الاحمدیہ کی اہم ذمہ داری

ماہوار کارگزاری کی پوسٹ بھجوانا قائدین مجلس کی اہم ذمہ داری ہے ماہ مئی ختم ہو چکا ہے قائدین توجہ فرمائیں اور اپنی مجلس کی رپورٹ کارگزاری جلد مرکز کو ارسال فرمائیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

اعلانِ نکاح

میرے بیٹے نصر اللہ چوہدری بی اے ایل ایل بی گجرات کا نکاح مورخہ ۱۸ مئی ۱۹۷۳ء بروز جمعۃ المبارک مکرم مولوی عبدالغنی صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ گجرات نے عزیزہ رد بنت نصر بی اے بی ایڈ بنت مکرم ڈاکٹر نصر اللہ صاحب (پی ای ایس) کے ساتھ بعوض پانچ ہزار روپیہ حق مہر پڑھا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے آمین

(چوہدری رحمت اللہ ایم اے بی ٹی پی ای ایس ریٹائرڈ ڈسٹرکٹ انسپکٹر مدارس گجرات)

ولادت

خاکسار کو خدا تعالیٰ نے ۲۹ اپریل کی درمیانی شب لڑکا عطا فرمایا ہے حضرت اندراہ شفقت نومولود کا نام مسرور احمد تجویز فرمایا ہے

احباب کرام دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ نومولود کو نیک صالح اور سلسلہ کا خادم بنائے اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔

(منصور احمد بٹر پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کوٹ ضلع شیخوپورہ)

درخواست دعا

میرے تمام چھوٹے بچے شدید کھانسی کی مرض میں مبتلا ہیں احباب سے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے بچوں کو جلد اور کامل صحت بالی عطا فرمائے۔ (احمد جان از میانوالی)

۲۔ خاکسار چند دنوں سے بیمار چلا آ رہا ہے طبیعت بھی ان دنوں زیادہ کمزور ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے آمین

(عبدالغنی محمد سعید ریٹائرڈ مدرس دارالرحمت غربی ربوہ)

قسط ۲

عطیہ دہندگان امداد درویشان فنڈ

مرزا لطیف احمد صاحب	کراچی	۳۲۲۳۰ روپے
نانی صاحبہ مرحومہ زوجہ شیخ محمد اکرم صاحب (بذریعہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)		۵۰۰ "
		۶۰۰ "
خواجہ محمد شریف صاحب دہلی گیٹ	لاہور	۵۰۰ "
فہمیدہ فریدہ صاحبہ	کینال پارک لاہور	۱۰۰ "
محمد عظیم صاحب	اولڈ ٹاؤن	۱۰۰ "
امۃ الحی پراچہ صاحبہ	جانی گیٹ	۲۵۱۰۰ "
عبدالعزیز صاحب بھٹی	سمن آباد	۵۰۰ "
محمد رشید صاحب ایڈورڈ گیٹ		۵۰ "
بشریٰ ناہید صاحبہ دہلی گیٹ		۵۰ "
عنایت اللہ صاحب	رحمان پورہ	۵۰۰ "
زبیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ میجر غلام محمد صاحب کھوکھر		۵۰۰ "
والدہ صاحبہ ڈاکٹر اختر محمود صاحب		۵۰۰ "
ملک محمود احمد صاحب	سنت نگر	۲۵۰ "
ڈاکٹر بیگم تابندہ بشیر صاحبہ		۱۰۰۰ "
چوہدری عبدالستار صاحب		۳۰۰ "
محمد سعید صاحب اختر	لاہور چھاؤنی	۲۰۰ "
لجنہ لاہور (بذریعہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)		۲۰۰ "
راحت بیگم صاحبہ بنت ڈاکٹر بی بی صاحبہ	سلطان پور	۲۰۰ "
منشی محمد صادق صاحب	شیرانوالہ باغ	۱۰۰ "
مکرم ڈی صاحب مال		۱۴۴۰۰ "
فرخ تنویر احمد صاحب	کریم نگر فارم	۷۰۰ "
محمد اسلم صاحب محاسب جماعت احمدیہ	عمر الزار	۱۸۹۲۵ "
محمود احمد صاحب ایبٹی		۱۰۰ "
محمد شفیع صاحب گرمدر کوٹ		۱۰۰ "
شیخ محمد علی صاحب انبالوی	چوہڑکانہ ضلع شیخوپورہ	۱۰۰ "
محمد رشید صاحب شاد		۵۰ "
عبداللطیف صاحب	سیالکوٹ	۱۵۰۰ "
حبیب اللہ مقبول احمد صاحبان	سانگلہ ہل	۲۰۰ "
محمد طفیل صاحب نسیم	سانگلہ ہل	۱۰۰ "
شیخ محمد صدیق صاحب	کوٹ رحمت خان	۵۰ "
جماعت احمدیہ	حیدرآباد	۵۰۰ "
ناظر علی خان صاحب	چک ۶ آر بی	۱۵۰۰ "
غلام صفدر صاحب	سانجلہ چک ۱۲ ج ب	۲۰۰ "
سائرہ بی بی اہلیہ حکیم محمد اسماعیل صاحب	چک ۲۷ ج ب	۲۰۰۰ "
عبداللہ خان صاحب	چک ۸۸ ج ب	۱۰۱۹۵ "
نصیر احمد صاحب	چک ۹۰ ج ب	۵۰۰ "
منور احمد خان صاحب		۵۰۰ "
عطا حسین شاہ صاحب	سیکرٹری مال	۴۰۰۰ "
حاجی محمد یعقوب صاحب	میانوالہ	۷۰۰۰ "
بیگم صاحبہ میجر نذیر احمد صاحب شہید		۲۰۰۰ "
غلام حسین صاحب پسرور	ضلع سیالکوٹ	۱۰۵۰ "
ابوالمبارک صاحب		۳۰۰ "
محاسب صاحب جماعت احمدیہ	راولپنڈی	۱۷۱۰۰ "
محمد عاشق صاحب	سیکرٹری مال ساہی وال	۶۰۰ "
جماعت احمدیہ		۲۰۰ "
سید اعجاز احمد صاحب	سیکرٹری مال چک ۱۱ ج ب ضلع	۱۰۰۰ "

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام بیسویں سالانہ تربیتی کلاس کی مختصر روداد

خدام کے پیدل اور سائیکل سوار وفود کی طرف سے خدمت خلق کا بے لوث کام

قسط نمبر ۲

عملی تربیت کا قابل قدر کام

خدام الاحمدیہ کی تربیتی کلاس کو اس دفعہ یہ خصوصیت حاصل تھی کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے ارشاد پر پہلی مرتبہ طلبہ کی عملی تربیت کا بھی پروگرام مرتب کیا گیا۔ اس کے دو حصے تھے ایک سائیکل سواروں کے لئے اور دوسرے پیدل سفر کے لئے۔ سائیکل سفر میں کل ۵۳ طلباء نے حصہ لیا ان کے ۵ گروپ بنائے گئے وہ پچاس میل تک کے علاقہ میں گئے اور خدمت خلق کے مختلف کام کرنے کے بعد واپس آئے۔ پیدل سفر کے لئے ۱۶ وفود ترتیب دیئے گئے جن میں مجموعی طور پر ۲۴۸ خدام نے حصہ لیا۔ یہ وفود ضلع کے علاقہ میں مختلف دیہات میں گئے عملی تربیت کے اس پروگرام کے تحت طلباء نے دیہات میں جا کر مساجد اور سکولوں وغیرہ کی صفائی کی۔ ٹوٹے ہوئے راستوں اور سڑکوں کی مرمت کی۔ ہل چلانے، بھر لشیر میں گندم کی بھر بال ڈالنے چارہ لانے اور کاٹنے میں کسانوں کی مدد کی گئی۔ گڑھوں میں مٹی ڈالی گئی پانی اکٹھا کرنے کے لئے منڈیر میں بنائی گئیں گوبر اور دوسری گندگی وغیرہ اٹھا کر صفائی کی گئی۔ بعض مقامات پر مقامی لوگوں کی درخواست پر بچوں کو پڑھایا بھی گیا۔ لوگوں کی عام اخلاقی اور دینی تربیت کرنے کی بھی کوشش کی گئی۔ مرکزی ٹیموں پر مشتمل ایک ٹیم نے مختلف دیہات میں جا کر طلباء کے کام کا جائزہ لیا۔ خدا کے فضل سے اکثر طلباء نے بڑا اچھا نمونہ دکھایا اور خلوص اور جذبہ کے ساتھ خدمت کے کام سرانجام دیئے جن سے مقامی لوگوں نے بڑا فائدہ اٹھایا اور وہ اس سے بہت متاثر ہوئے۔

پورے ہفتے کی اس تربیتی کلاس کے اوقات کے لئے مختلف شعبہ مقرر تھے۔ مثلاً خوراک رہائش، صفائی، آب رسانی، روشنی، طبی امداد حاضری اور ٹریفک وغیرہ۔ جملہ شعبہ جات کے انتظام کی بہت سے خدام اللہ تعالیٰ سے اجر پا رہے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔

الغرض خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی یہ بیسویں سالانہ تربیتی کلاس ہر لحاظ سے بڑی کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ دو ہفتے تک جاری رہنے کے بعد اختتام پذیر ہوئی۔ حضور ایدہ اللہ نے خود تشریف لا کر اس کا اختتام فرمایا۔ اہم ہدایات دیں اور اختتامی تقریب میں بھی تشریف لا کر انہیں بیش قیمت نصائح سے نوازا اور اجتماعی دعا کے ساتھ اس کا اختتام فرمایا۔

جن خدام نے اس میں شامل ہونے کی سعادت حاصل کی اللہ تعالیٰ انہیں توفیق بخشے کہ وہ اپنے اپنے مقام پر واپس جا کر دیگر خدام کی بھی ایسے رنگ میں تربیت کریں کہ وہ بھی صحیح معنوں میں اسلام اور احمدیت کے خادم ثابت ہوں اور اپنے فرائض کو پوری طرح ادا کرنے کی توفیق پائیں۔

اس تربیتی کلاس میں جن طلباء نے نمایاں کامیابی حاصل کی اور حضور سے انعامات حاصل کئے ان کے نام درج ذیل کئے جاتے ہیں:۔

پرچہ قرآن کریم

اوّل۔ محمود احمد ناصر صاحب قصور۔ دوم۔ منصور احمد صاحب ۹۸ شمالی سرگودھا۔ سوم۔ منیر احمد صاحب باندھی ضلع نواب شاہ۔

پرچہ حدیث:

اوّل۔ حافظ محمد ذوالفقار صاحب چک ۲۴۵ شمالی۔ دوم۔ بشارت الرحمٰن صاحب۔ جھنگ صدر۔ سوم۔ منیر احمد صاحب باندھی ضلع نواب شاہ۔

پرچہ کلام:

اوّل۔ محمود احمد صاحب ناصر۔ قصور۔ دوم۔ شاکر حسین صاحب قیام پور ضلع گوجرانوالہ۔ سوم: جاوید احمد صاحب جاوید۔ چک ۳۳ جنوبی لائل پور۔

پرچہ فقہ

اوّل۔ نذیر احمد صاحب بشیر ذوالیمین غربی۔ ربوہ۔ دوم۔ مقصود الحق صاحب دارالرحمت وسطی۔ ربوہ۔ سوم۔ محمود احمد صاحب ناصر۔ قصور۔

پرچہ دعائیں:

اوّل۔ محمود احمد صاحب ناصر۔ قصور۔ دوم۔ منیر احمد صاحب باندھی ضلع نواب شاہ۔ سوم۔ شاکر حسین صاحب قیام پور ضلع گوجرانوالہ۔

پرچہ قواعد عربی۔

اوّل۔ منیر احمد صاحب باندھی۔ دوم۔ محمود احمد صاحب ناصر۔ قصور۔ سوم۔ شاکر حسین صاحب قیام پور ضلع گوجرانوالہ۔

پرچہ مطالعہ و عام دینی معلومات

اوّل۔ مقصود الحق صاحب ربوہ۔ دوم: شاکر حسین صاحب قیام پور ضلع گوجرانوالہ۔ سوم: جاوید احمد جاوید صاحب چک ۳۳ جنوبی لائل پور۔

میزان میں اوّل شاکر حسین قیام پور ضلع گوجرانوالہ ۳۵۵/۳۷۵

دوم: محمود احمد ناصر قصور ۳۵۴

سوم: مقصود الحق رحمت وسطی ربوہ ۳۵۱

"اللہ نے تمہارا نام مسلمان رکھا ہے"

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَجَاهِدُوا فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ ؕ هُوَ اجْتَبٰكُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ ؕ مِلَّةَ اَبِيْكُمْ اِبْرٰهِيْمَ ؕ هُوَ سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ قَبْلُ وَفِيْ هٰذَا لِيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ شَهِيْدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ ۚۖ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاعْتَصِمُوْا بِاللّٰهِ ؕ هُوَ مَوْلٰىكُمْ ۚ فَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ

(الحج آیت: ۷۹)

ترجمہ: اور اللہ کے راستہ میں ایسی کوشش کرو جو مکمل ہو کیونکہ اسی نے تم کو بزرگی بخشی ہے اور دین (کی تعلیم) میں تم پر کوئی تنگی کا پہلو اختیار نہیں کیا (اے مومنو!) اپنے باپ ابراہیم کے دین کو (اختیار کرو۔ کیونکہ)

اللہ نے تمہارا نام مسلمان رکھا ہے

اس کتاب میں بھی اور اس سے پہلی کتب میں بھی تاکہ رسول تم پر گواہ ہو اور تم باقی دنیا پر گواہ ہو۔ پس نماز کو قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور اللہ کو مضبوطی سے پکڑ لو، وہ تمہارا آقا ہے پس کیا ہی اچھا آقا ہے اور کیا ہی اچھا مددگار ہے!

مقابلہ نظم:

اوّل: مرزا عبدالرشید صاحب ربوہ۔ دوم: احمد حسین صاحب بہاولپور۔ سوم: نصیر احمد صاحب لکھنڈر رحمت خان۔

مقابلہ تلاوت:

اوّل: حفیظ بشارت احمد صاحب۔ دوم: نصیر احمد کوٹ رحمت خان ضلع شیخوپورہ۔ سوم: حافظ ذوالفقار احمد صاحب ساہیوال۔

مقابلہ تقاریر:

اوّل: نذیر احمد صاحب بشیر ذوالیمین غربی ربوہ۔ دوم: عبدالبصیر صاحب۔ سوم: محمد افضل صاحب۔

حسن عمل:

اوّل: سید بشارت احمد صاحب بلال کراچی۔

سائیکل سوار وفود:

محمد عباس جاوید اوّل۔ نصیر احمد صاحب دوم۔ ناصر احمد دینس سوم۔

پیدل وفود میں اوّل

عنایت اللہ رام کنری۔ دوم منیر احمد باندھی۔ سوم۔ نصیر احمد ڈیرہ غازی خان۔

درخواست دعا

مکرم ملک مسعود احمد صاحب جاوید قائد علاقہ لاہور کے بچے کی مکان کی چھت سے گر جانے کی وجہ سے ٹانگ ٹوٹ گئی ہے احباب جماعت سے بچہ کی مکمل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(مبارک احمد خالد۔ لاہور)

مورخہ ۲ جون مہر نیاز احمد صاحب اعظم کی ترقی ملازمت کا معاملہ درپیش ہے ان کی صحت بھی علیل رہتی ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں ان کی صحت نعمت ایمان کی کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے

(ملک مقصود احمد محمد (شاہد) ربوہ)